رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۲

الفضل

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۲ | بتاریخ ۲۶ فتح ۱۳۲۶ ہش | ۱۷ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۲ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۶۴

اخبار احمدیہ

لاہور یکم دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چار بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

پاکستانی حکومت کا اعتراف شکست۔ کوٹلی کو خالی کرنا محض ایک جنگی چال ہے؟ فوجی ترجمان

جموں یکم دسمبر۔ تمام شہریوں کو بحال لینے کے بعد ہندوستانی فوج نے کوٹلی کو خالی کر دیا ہے۔ اور ہیں گھومیں ہٹ آئی ہے۔ اور انہوں نے اس طرح اپنی جنگی لائن ۳۰ میل پیچھے کر لی ہے۔ ایک فوجی ترجمان نے کہا ہے۔ کہ یہ ایک جنگی چال ہے۔

پسپائی گڑھ اور ملحقہ گاؤں جو جموں سے سیالکوٹ سڑک پر ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہیں خالی کر دیئے گئے ہیں۔ (و۔پ)

پاکستانی علاقہ پر حملے

لاہور یکم دسمبر۔ قصور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۲۹ نومبر کو ۵۰۰ آدمیوں کے ایک جتھے نے جو آٹومیٹک رائفل اور برچھیوں سے مسلح تھا ایک بستی گنڈا سنگھ والا متصل حسین پور پاکستانی علاقہ میں حملہ کیا۔ اور جاتے ہوئے جھونپڑیوں کو آگ لگا دی اور دو اشخاص کو پکڑ کر لے گئے۔

سیالکوٹ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست جموں کی فوج نے علاقہ پاکستان کے موضع بھنا پر حملہ کیا۔ جس کو ہوم گارڈ اور سرحدی پولیس نے پسپا کر دیا۔ چار گھنٹہ تک مقابلہ ہوتا رہا۔ مگر کسی طرف کا نقصان جانی نہیں ہوا۔ مغربی پنجاب کے دوسرے اضلاع سے کوئی خبر نہیں آئی۔

ضلع انبالہ اور دہلی کے مہاجر خاندانوں کے لئے رہنما لتیں

لاہور یکم دسمبر۔ ڈائرکٹر آف ریکنسٹرکشن نے ایک اخباری بیان جاری کیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ایک شعبہ محکمہ ۱۱ اجڑن روڈ پر کھولا ہے۔ اس میں ضلع انبالہ اور دہلی کے معزز خاندان اور سرکاری ملازمین جن کی تنخواہ سو روپے ماہوار سے کم ہے کے کوائف قلم بند کئے جائیں گے۔ تاکہ ان کی معمولی ضروریات بیت المال سے پوری کی جا سکیں۔ مغربی پنجاب کے بیت المال کے مال کو جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لئے ۲۰ ڈویژنل مراکز کھولے گئے ہیں جو ضلع منٹگمری، شیخوپورہ، لائل پور، ساہیوال، جھنگ، ملتان، مونٹگمری، گوجرانوالہ، گوجرہ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گورداسپور، امرتسر، لاہور، شاہدرہ، چھاؤنی، اچھرہ، بیگ، دروازہ، موچی، میاں خاں، صدر شاہدرہ، یہ مراکز کسی قدر آزاد کام کریں گے۔ مرکزی بیت المال سے ان کو کیش ملے گا اور وہ دوسری اشیاء بذریعہ تقسیم ان مراکز کو دیں گی۔

ایک پبلک جلسہ میں ڈپٹی کمشنر لاہور کی تقریر

لاہور یکم دسمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ظفر الحسن نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لاہور کی دو لاکھ زمین کو پاکستان کے ذرائع کے ساتھ کاشت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کاشتوں کی مشکلات کا اعتراف کیا۔ نیز امید ظاہر کی۔ کہ اس ماہ میں وہ مشرقی پنجاب جیسے مغربی پنجاب کی نہروں میں پانی لانے میں کامیاب ہو جائیں گے انہوں نے بتایا کہ ایک عام جلسہ پتوکی منڈی میں ۹ دسمبر کو کیا جا رہا ہے جس میں وزیر اعظم پنجاب تقاریر فرمائیں گے۔ اور پاکستان نیشنل لیگ۔ علماء اور دوسرے مقررین بھی شرکت کریں گے امید ہے۔

(و۔پ)

وزیر اعظم ہندوستان کشمیر کے متعلق غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں

سردار محمد ابراہیم کا بیان

راولپنڈی یکم دسمبر۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد گورنمنٹ کشمیر نے پنڈت نہرو کے اس الزام کی کہ کشمیر کی موجودہ سیاسی ہلچل میں پاکستان کا دخل ہے تردید کرتے ہوئے نمائندہ پریس کو بتایا کہ پنڈت نہرو نے واقعات کو غلط رنگ میں پیش کر کے ظالم ڈوگرہ راج کی حمایت کی ہے اور گمراہ کن پروپیگنڈا کی اشاعت کر کے انصاف کا خون کیا ہے۔ وہ کشمیر میں مسلمانوں کی نازک حالت کو جانتے ہوئے لوگوں کو دھوکا میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں انکو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ایسا حربہ بالکل ناکام ہے گا

پاکستان کی حفاظت کی ذمہ داری ہم پر ہے

لائل پور یکم دسمبر۔ سردار شوکت حیات وزیر المالیات مغربی پنجاب نے ایگریکلچر کالج اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ کیا۔ ڈائرکٹر آف ایگریکلچر پنجاب آپکے ہمراہ تھے۔ آپ نے پروفیسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس نئی حکومت کی حفاظت اور مضبوطی کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ اگر ہم اپنی تمام طاقت صرف کریں تو جلد ہی دنیا میں ہم ایک مضبوط قوم بن جائیں گے۔

(و۔پ)

وزیر اعظم کے اوقات ملاقات

لاہور یکم دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم اپنے قیام لاہور کے دوران میں تمام مشائقین ملاقات کو ہر پیر منگل اور جمعرات کے دن ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک شرف گفتگو بخشا کریں گے۔ اسی طرح تمام ممبران لیجسلیٹو اسمبلی اور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے صدر اور سیکرٹری صاحبان سے ہر منگل اور جمعرات کو بارہ بجے سے ایک بجے تک ملاقات فرمایا کریں گے۔ (اور بھی آئی)

زاہد حسین صاحب کی وفاداری چوکی کو ہدایت

لاہور یکم دسمبر۔ اورینٹ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل پاکستان کے وزیر پناہ گزین مسٹر غضنفر علی خان نے بیدیاں گاؤں کا معائنہ فرمایا۔ جو پاکستان کی سرحد پر قصور سب ڈویژن میں واقع ہے۔ آپ نے مقامی ہوم گارڈ کی وفاداری چوکی کو ملاحظہ فرماتے ہوئے نصیحت کی۔ کہ وہ سرحد پار کے باشندوں کے ساتھ مخلصانہ ہمدردی کا برتاؤ اختیار کریں۔ مگر ساتھ ہی کڑی نظر رکھیں اس طرح سے جو مخالف طرف سے کیا جا سکتا ہے۔ تا وہ اپنی جان مال اور آبرو کی پوری طرح حفاظت کر سکیں۔

قائد اعظم کراچی پہنچ گئے

کراچی یکم دسمبر۔ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان بذریعہ ہوائی جہاز آج شام کے چھ بجے لاہور سے کراچی پہنچ گئے

لاء کالج میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

لاہور یکم دسمبر۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے مستقبل کے موضوع پر لاء کالج ہال میں ایک پر از معلومات اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ علی الصبح ہونے کی وجہ سے تعلیم یافتہ طبقہ خاص طور پر موجود تھا۔ دنیاوی تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان ایک ارتقائی تحریک ہے۔ پاکستان کے دفاع کے متعلق حضور نے فرمایا کہ بن کے بنائے اس کے ایسے غیر خواہ نہیں۔ ہندوستان میں تو ایک طبقہ ایسا موجود ہے۔ جو پاکستان کے بن جانے کو ظلم خیال کرتا ہے۔ اور اس کو واپس لینے کا کوشاں ہے۔ سلسلہ حالات کی وجہ سے پاکستان محفوظ نہیں۔ پاکستان کی سرحد لمبی ہے۔ دوسرے گنجان آبادی والے شہر اس کی سرحد پر واقع ہیں۔ اس لئے دفاع کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

کرنل شیر خان

کراچی یکم دسمبر۔ کرنل شیر خان کو جج ایڈووکیٹ جنرل پاکستان مقرر کیا گیا ہے۔ یہ پہلے مسلمان ہیں جو اس عہدہ پر فائز کئے گئے۔ آپ شاہ افغانستان کے چچازاد بھائی ہیں۔ (و۔پ)

ایڈیٹر۔ رفیق دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم فلسطین کی تجویز کے خلاف احتجاج اور ہڑتالیں۔ تقسیم فلسطین کے فیصلے نے جنگ کو ناگزیر بنا دیا ہے

کشمیر میں آزاد فوج کے کارنامے نمایاں

لاہور یکم دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ آئی۔ این۔ اے کے مسلم سپاہی آزاد کشمیر فوج کے ساتھ شانہ بشانہ جہاد میں مصروف ہیں۔ کوٹلی کی فتح میں جو کہ میرپور ڈسٹرکٹ میں دوسرا بڑا شہر ہے۔ انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے پبلسٹی ہیرو برگیڈیئر انصر کے جاری کردہ پریس نوٹ کی خبر ہے کہ گذشتہ تین ہفتوں سے آزاد فوج کے سپاہی کوٹلی کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ لیکن باغی آزاد سپاہیوں کی میرپور محاذ پر مشغولیت کے سبب کوٹلی پر کوئی معرکہ سر نہ ہو سکا۔ فتح میرپور کے معاً بعد ایکسو بچاس جوانمرد مسلح سپاہی علاقہ پونچھ کے کمانڈر کے ارسال کردہ فوجی دستے کے ہمراہ شریک معرکہ ہوئے ۲۶ نومبر کو گھمسان کا رن پڑا۔ ۲ دسمبر کو ہمارے جانباز کوٹلی کو مکمل فتح کرنے کے بعد داخل شہر ہو گئے۔ جہاں اندین اور ڈوگرہ افواج کا نہایت سفتی کے ساتھ صفایا کیا جا رہا ہے۔ جن میں سے کچھ قبل صبح ہی زیر حراست کر لئے گئے

ڈچ فوجیں سیکورٹی کونسل کے حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہیں

ڈاکٹر شہریار کا بیان

کلکتہ ۳۰ نومبر۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر شہریار اپنے بیوی کیساتھ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں تشریف لائے۔ آپ حال ہی میں انڈونیشیا کے مسئلے کے سلسلے میں امریکہ گئے ہوئے تھے۔ آپنے فرمایا کہ امریکہ کے عوام انڈونیشیا کے متعلق ہمدردانہ خیالات کے حامل ہیں۔ اور آپکے نزدیک ایسے خیالات ضرور انڈونیشیا کے حق میں اثر انداز ہونگے۔ آپنے سیکیورٹی کونسل کی حال ہی میں گزرنے والی قراردادوں کے متعلق امید افزا قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ کمیٹی جو انڈونیشیا کی قسمت کا فیصلہ کرنے پر متعین ہے فوج اور انڈونیشیا کے مابین ایک صلح کامل کرانے میں کامیاب ہو جائیگی۔ اگر ایسا ہو گیا تو انڈونیشیا کے دوسرے مسائل کو جلد طے کر لیں گے۔ وقت پیش آئیگی آپنے انڈونیشیا میں فوج اور افواج کے داخلہ کی پرزور مذمت کی جبکہ باوجود سیکورٹی کونسل کی بار بار کی درخواست کے برابر جاری ہے آپنے ہندوستان اور انڈونیشیا کے دیرینہ تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی تقسیم ہمارے لئے

تقسیم فلسطین کے فیصلے نے جنگ کو ناگزیر بنا دیا ہے

فلسطین ۳۰ نومبر۔ عرب آفس فلسطین کے ڈائرکٹر جنرل نے ایک اخباری بیان میں کہا۔ کہ اتحادی اقوام نے تقسیم فلسطین کا فیصلہ کر کے اپنے بنائے دستور کو توڑا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس فیصلہ سے عرب قوم کو اس کے قومی وطن میں ختم کرنا اور دوسرے لوگوں کے حوالے کرنا مقصود ہے۔ اس سے اقلیتوں کی بربادی اور ظلم کا دروازہ کھولا گیا ہے عرب اور یہود یوں کو ایک دوسرے کے مقابلے پر کھڑا کر کے شرق وسطیٰ میں جنگ کو ناگزیر بنا دیا ہے۔ عربوں کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ اس فیصلے کو قطعاً نہیں مانینگے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ واشنگٹن اور نیویارک میں عرب آفس بند کر دیئے جائینگے۔ اور نیز دوسرے عرب آفس کو بھی کم کرنا ہوگا۔ اور اس طرح فارغ شدہ لوگوں کو

اس جدوجہد میں لگایا جائیگا (اسوسی ایٹڈ پریس)

تعلقات کو زد نہیں پہنچا سکتی (رائٹر)

عرب قیدیوں کا یہودیوں پر حملہ

یروشلم یکم دسمبر۔ حکومت کے بیان کے مطابق فلسطین کی پولیس عربی قیدیوں پر گولی چلا دی۔ جنہوں نے یہودی قیدیوں پر حملہ کر دیا۔ آج جبکہ وہ ورزش کر رہے تھے عربی قیدیوں کا کچھ جانی نقصان ہوا اور یہودیوں کو معمولی زخمیں آئی ہیں کو مجرموں میں بھیجوا دیا گیا پولیس کی طاقت کو مضبوط کر دیا گیا ہے اور فوج تیار کھڑی ہے

تقسیم فلسطین کی تجویز کے خلاف احتجاج

یروشلم یکم دسمبر۔ یروشلم سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے جہاں تقسیم فلسطین کیخلاف ہڑتال کی گئی۔ ہڑتالیوں میں سینکڑوں نے اتحادی اقوام مردہ باد کے نعرے لگائے۔ عربوں کی کمیٹی اعلیٰ کا ہنگامی جلسہ یروشلم میں ہو رہا ہے عربی لیڈروں نے عرب کی تقسیم فلسطین کے روکنے کا مستحکم

فلسطین میں ہڑتال

یروشلم یکم دسمبر۔ عربوں کی کمیٹی اعلیٰ نے تمام ملک میں تین دن کیلئے عام ہڑتال کا حکم دیا ہے۔ جو مکمل ہے شروع ہو گی

* ارادے کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ فیصلہ مشرق قریب میں خونریزی کا کام کریگا۔ اور فلسطین کی قسمت کا اصل فیصلہ فلسطین میں ہی ہوگا۔ (رائٹر)

ہوگا۔ میٹنگ میں جو تمام دن جاری رہی۔ ایک ریزولیشن پاس کیا گیا جسمیں جلسہ نے اتحادی اقوام کے تقسیم فلسطین کے فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے۔ کمیٹی نے یہودیوں سے مکمل قطع تعلق کی ہدایت کی ہے نیز جو شخص یہودیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھیگا وہ باغی تصور کیا جائیگا۔ اگر فلسطین میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا تو اس کمیٹی نے ابتدائی اقدام اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے شیر اسلام سے میں بیان بوقت شائع کر دی جائیگی (رائٹر)

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان

ایک نہایت ضروری اعلان

احباب کرام کو معلوم ہے کہ ہم پریسین کمپنی کو وسیع پیمانے پر چلانے کے لئے کوشاں تھے۔ اور اسے لمیٹڈ کمپنی کی صورت میں مفید بنانا چاہتے تھے۔ کہ اسی دوران میں ہم قادیان سے پاکستان آنے پر مجبور کر دیئے گئے۔ اب ہم یہاں پاکستان میں دوبارہ کام شروع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اپنے کام کے لئے ہمیں کافی مشینری مل جائیگی۔ کچھ جدید مشینری اور انجینئرنگ مشورہ جات و دیگر انتظامات کے لئے میں خود انگلستان پہنچ گیا ہوں۔ اس لئے ان جملہ احباب کو جنہوں نے حصص ریزرو کرانے کی درخواست بھجوائی تھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ فوراً پانچ روپے فی حصہ کے حساب سے اپنے حصہ جات کی رقوم "پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان" کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چودھال بلڈنگ لاہور کے پاس جمع کرا دیں جن احباب نے یہ پانچ روپیہ فی حصہ نہ بھجوایا۔ ان کے ریزرو حصہ جات منسوخ شمار کئے جائیں گے۔ براہ کرم محاسب میں رقم بھیجتے وقت دفتر کو بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ ریکارڈ میں سہولت رہے

(صاحبزادہ حضرت) مرزا شریف احمد پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان چوھال بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل لاہور ۲ دسمبر ۱۹۴۶ء

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید کے چودھویں سال کا آغاز

خُدائی سلسلے انسانوں کے محتاج نہیں۔ بلکہ انسان خُدائی سلسلے کے محتاج ہیں

ہم ایک کامل ہستی کا بیج ہیں۔ جو دُنیا کی کھیتی میں ڈالا گیا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

دو چار دنوں میں نومبر کا مہینہ ختم ہونے والا ہے۔ اور نومبر کے آخر میں تیرہ سال سے میں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ اب

چودھویں سال کی تحریک

کے اعلان کا وقت آگیا ہے۔ اور جسطرح چودھویں رات کا چاند ایک مکمل چاند ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح چودھویں سال کی تحریک بھی ایک ایسے موقع پر ہونے لگی ہے۔ جبکہ تحریکِ جدید کا مقصد اپنے انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ تحریکِ جدید کی غرض یہ تھی۔ کہ جماعت میں

اسلامی شعار اور سادہ زندگی

کی عادت پیدا کی جائے۔ اور تبلیغ احمدیت اور تبلیغ اسلام کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کی جائے۔ جماعت کے ایک طبقہ نے اس کام میں حصّہ لیا۔ اور بڑے زور سے حصّہ لیا۔ .... ایک اور حصّہ نے اس کام میں سستی اور غفلت دکھائی۔ اور بعد میں اپنی سستی اور غفلت کا ازالہ کرتے ہوئے وہ اس تحریک میں شامل ہوگیا اور کچھ حصّہ ایسا بھی تھا۔ جو نہ شروع میں شامل ہوا۔ نہ درمیان میں شامل ہوا۔ اور نہ آج تک اُسے شامل ہونے کی توفیق ملی ہے گیارھویں سال سے تحریکِ جدید کے دفتر دوم کا بھی اعلان کر دیا گیا تھا۔ تاکہ وہ نوجوان جو پہلے بچے تھے۔ یا وہ بیکار جن کی پہلے کوئی کمائیاں نہ تھیں۔ اب بڑے ہو کر باکار ہو کر اپنے اُس فرض کو ادا کر سکیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُن پر عائد ہوتا ہے۔ ہماری جماعت ایک

جماعت ہے فرد نہیں

فرد مرا کرتے ہیں۔ جماعتیں نہیں مرا کرتیں۔ فرد کا کام ایک وقت پر جا کر ختم ہو جاتا ہے مگر جماعتوں کا کام کسی وقت ختم نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ وہ آپ ہی ختم ہو جانا چاہتی ہوں۔ پس تحریکِ جدید کسی ایک سال کے لئے نہیں دو سال کے لئے نہیں۔ دس سال کے لئے نہیں۔ بیس سال کے لئے نہیں سو سال کے لئے نہیں۔ ہزار سال کے لئے نہیں تحریکِ جدید اُس وقت تک کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ دنیا میں کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہے۔ اور جب تک جماعت احمدیہ اپنے فرائض اور اپنے مقاصد کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتی ہے۔ تحریکِ جدید درحقیقت نام ہے اُس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے۔ تحریکِ جدید نام ہے اُس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے

ہر احمدی پر واجب ہے

اور تحریکِ جدید نام ہے۔ اُس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دُنیا میں قائم کرنے کیلئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ روپیہ کا حصہ صرف ایک ظاہری نشانی ہے کیونکہ اس زمانہ میں کچھ نہ کچھ دولت خرچ کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ ورنہ درحقیقت تحریکِ جدید نام ہے اُس عملی کوشش کا جو ہر احمدی اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کے لئے کرتا ہے۔ ہر وہ احمدی جس کے سامنے تحریکِ جدید کے مقاصد نہیں رہتے۔ درحقیقت وہ اپنی موت کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے یا اپنی زندگی کے لئے کوئی کوشش کرنا پسند نہیں کرتا۔

خُدائی سلسلے

درحقیقت انسانوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ انسان خُدائی سلسلوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ خُدا کی طرف سے آنے والی روح اُسی طرح دنیا میں بکھر جاتی ہے۔ جس طرح بارش کا پانی جب آسمان سے برستا ہے۔ تو وہ دُنیا میں بکھر جاتا ہے۔ جس طرح اچھا کسان بارش کا پانی جمع کر کے اپنی فصل کے لئے نہایت مفید سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہوشیار مومن اللہ تعالےٰ کے فیضان کی بارش کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ اور نہ صرف اِس دنیا میں بلکہ اگلے جہان میں بھی اُس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن بیوقوف اور نادان اور جاہل کسان پانی کی پروا نہیں کرتا۔ وہ ضائع چلا جاتا ہے۔ اور پھر سارا سال وہ چیختا اور چلّاتا اور روتا ہے۔ مگر اُس کی آواز نہیں سُنی جاتی۔ کیونکہ وہ آواز خُدا تعالےٰ کے قانون کے خلاف ہوتی ہے پس آج میں چودھویں سال کی تحریک کا

اعلان کرتا ہوں

مجھے کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کے لُٹے ہوئے احمدی جنہوں نے تحریکِ جدید میں حصّہ لیا تھا۔ اب کیا کریں۔ اگر وہ مجھ سے پوچھیں۔ تو میں اُنہیں یہی کہوں گا۔ کہ مومن خُدا تعالےٰ پر بدظنی نہیں کیا کرتا۔ اگر وہ اپنے ایمان اور اپنے حوصلہ کو اُن وعدوں کے مطابق بنا لیں گے۔ جو جماعت احمدیہ سے کئے گئے ہیں۔ تو خُدا تعالےٰ بھی اُن کے ایمان اور یقین اور توکل کو ضائع نہیں کریگا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ لوگوں کی حالت آئندہ خراب ہو جائے یا خراب ہی رہے اور سُدھر نہ سکے۔ مگر اس امر کے بھی سامان ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی تدبیروں اور عقل اور دماغ سے کام لیں۔ تو اُن کی آئندہ حالت اُس سے بہت اچھی ہو جائے۔ جو شرقی پنجاب میں تھی۔ جہاں تک خُدا نے مجھے عقل دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے

ترقی کے راستے

پہلے سے بہت زیادہ کھُلے ہیں۔ انسان کی عقل ہی ہوتی ہے۔ جو اُسے ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جہالت ہی ہے۔ جو اُسے تباہ کرتی ہے۔ مُردہ دل انسان کے ہاتھ اور پاؤں میں بھی مُردنی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی قوتوں سے کام لینے کی بجائے اُن کو ضائع کر دیتا ہے۔ لیکن جس شخص کے اندر زندگی کی رُوح ہوتی ہے اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں بھی زندگی کی علامات نظر آنے لگتی ہیں۔ جو شخص خدا تعالےٰ پر توکل کرتا ہے۔ اُس کے دماغ میں روشنی پیدا کی جاتی ہے۔ اور جس کے دماغ میں روشنی پیدا کی جائے اُسے آپ ہی آپ کامیابی کے راستے نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ درحقیقت انسان اپنی موت آپ مرتا ہے۔ خُدا نے انسان کے لئے زہر نہیں بنایا۔ تریاق پیدا کیا ہے۔ ہر انسان جو مرتا ہے۔ اپنے لئے آپ زہر پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ پر سچا توکل کرے۔ تو اُس کی کامیابی کے کئی رستے نکل آتے ہیں

صحابہؓ

نے جب مکہ چھوڑا۔ اور اپنی جائدادوں کو ترک کیا۔ تو بظاہر وہ اپنے تمام مکانات اور تمام مال و متاع کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ مگر اپنے وقت پر مرنے والے مہاجرین مکہ کی اُس زندگی سے کہیں بڑھ کر تھے۔ جو اُنہیں مکہ میں حاصل تھی۔ مکہ کے بڑے بڑے مالدار لوگوں میں حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوبکرؓ تھے لیکن جس حالت میں یہ لوگ فوت ہوئے ہیں جہاں تک مالی حالت کا سوال ہے اُنکی حالت اُس سے بہت بڑھ کر تھی جس حالت میں وہ مکہ میں سے نکلے تھے۔ اِسمیں کوئی شبہ نہیں کہ جب حضرت عثمانؓ فوت ہونے لگے تو اُنکے پاس روپیہ نہیں تھا۔ مگر روپیہ کا فقدان اسلئے نہیں تھا۔ کہ وہ کنگال تھے۔ بلکہ اِسلئے تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ انہوں نے خود بھی بتایا کہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوسرے اسلامی کاموں میں اپنی موت سے پہلے

اپنا تمام روپیہ

خرچ کر دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فوت ہوئے تو اڑھائی کروڑ درہم ان کے گھر سے نکلا۔ اس زمانہ کے لحاظ سے اڑھائی کروڑ درہم کے یہ معنے ہیں کہ وہ اڑھائی ارب درہم کی جائیداد تھی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ ساٹھ کروڑ روپیہ ان کے گھر میں سے نکلا۔ حالانکہ آجکل جو بڑے بڑے ملینیئر (Millionair) ہیں۔ ان کے گھروں سے بھی ساٹھ کروڑ روپیہ نہیں نکل سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے لئے جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں انکی قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔ اور اگر بفرض محال کسی کی موت اس وقت سے پہلے ہو جاتی ہے جب خدا کی طرف سے کامیابی کے رستے کھولے جاتے ہیں تو پھر بھی کیا ہے۔ یہ دنیا نہایت محدود چیز ہے اصل زندگی تو وہ ہے جو اگلے جہان سے شروع ہوتی ہے۔ اگر کسی کی

اگلی زندگی

سُدھر جائے اور دنیا میں اُسے کچھ نقصان بھی پہنچ جائے تو یہ نقصان کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جہاں تک میں دیکھتا ہوں عقل سے کام لینے والے کچھ بہت سستے سودے ہیں۔ جتنے کام لینے والے کیلئے بہت سستے سودے ہیں افسوس یہ ہے کہ بہت سے لوگ محنت نہیں کرتے بلکہ چاہتے ہیں کہ پکی پکائی روٹی انہیں مل جائے۔ اور من اور سلویٰ ان کے لئے آسمان سے اُترے۔ حالانکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی جو سمجھ دی ہے۔ اُس کے لحاظ سے تو ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے من و سلویٰ بھی آسمان سے نہیں اُترے بلکہ زمین میں سے نکالے گئے تھے۔ اور آسمان پر گئے ہوئے مسیحؑ کے متعلق بھی ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ آسمان پر نہیں گئے بلکہ زمین میں ہی مدفون ہیں۔ جب اس قسم کے

پہلے غلط خیالات

بھی اللہ تعالےٰ نے تمہارے ذہن سے دُور کر دئے ہیں۔ تو اب تم اُسی قسم کے اور غلط خیالات کس طرح اپنے دلوں میں رکھ سکتے ہو۔ پس اگر وہ لوگ مجھ سے پوچھیں تو میں انہیں تو یہی کہونگا کہ وہ اپنے وعدوں میں کمی نہ کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے اخلاص اور قربانی کی روح کا مظاہرہ کریں۔ اگر خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے۔ تو وہ اپنے وعدہ کو دو سال میں پورا کر دیں اور اگر ادا کرنے کی توفیق نہ ملے تو اس رقم کو قرض تصور کر کے اگلے سال کے چندہ میں بڑھا دیں پھر اگلے سال ادائیگی کی کوشش کریں۔ اور اگر اس سال بھی ادا کرنے کی انہیں توفیق نہ ملے تو دونوں سالوں کی رقم اپنے اوپر قرض تصور کرتے ہوئے اس سے اگلے سال میں بڑھا دیں یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں

تمام چندہ

ادا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور اگر باوجود اُنکی نیک نیتی اور اخلاص اور دیانتدارانہ کوششوں کے خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں چندہ ادا کرنے کی توفیق نہیں ملتی اور وہ اُسی حالت میں مرجاتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ ویسے ہی سمجھے جائینگے جیسے وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی میں تمام چندہ ادا کر دیا۔ ایک شخص اگر دس روپے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر باوجود پوری کوشش اور جدوجہد کے وہ دس روپے ادا نہیں کر سکتا۔ تو اگر یہی کوشش کرتے کرتے وہ مر جائیگا۔ تو گو اُس نے دس روپے ادا نہیں کئے ہونگے۔ مگر خدا تعالےٰ کے حضور یہی لکھا جائیگا کہ اُس نے دس روپے ادا کر دئے ہیں۔ یا ایک اور شخص دس ہزار روپیہ کا وعدہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اُس کے حالات ایسے ہیں کہ اگر وہ دیانتدارانہ رنگ میں کوشش کریگا تو یہ رقم ادا کر سکے گا۔ مگر کچھ ایسی روکیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ وہ یہ رقم ادا نہیں کر سکتا تو اگر ایسی حالت میں وہ مرجاتا ہے تو چونکہ اُس نے دس ہزار روپیہ کی ادائیگی کے لئے

پوری کوشش

کی ہوگی۔ اور آخر وقت تک اس کی یہی تمنا ہوگی کہ میں یہ رقم جلد سے جلد ادا کر دوں اسلئے باوجود اس کے کہ اُس نے دس ہزار میں سے ایک روپیہ بھی ادا نہیں کیا ہوگا۔ خدا تعالےٰ کے حضور یہی سمجھا جائیگا کہ اُس نے دس ہزار روپیہ دیدیا ہے۔ پس تم اگر اپنے وعدوں کو قائم رکھو۔ اور ایسی حالت میں مر جاؤ تو اللہ تعالےٰ کے حضور تمہیں وہی ثواب ملے گا جو پورا چندہ ادا کرنے والوں کو ملے گا۔ اور یہ کتنے بڑے فائدہ کی بات ہے۔ اگر تمہیں توفیق مل جاتی ہے تو تم چندہ ادا کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہو۔ اور اگر تمہیں توفیق نہیں ملتی مگر ادائیگی کے لئے تم اپنی کوششیں جاری رکھتے ہو۔ اور اسی حالت میں ایک دن وفات پا جاتے ہو تو باوجود چندہ ادا نہ کرنے کے تمہیں وہی ثواب مل جائیگا جو دو ہزار روپیہ دینے والے کو ملیگا۔ اگر تم دس روپیہ چندہ لکھواتے اور تمہیں اس کی ادائیگی کی توفیق نہ ملتی۔ تب بھی تم نے چندہ ادا نہیں کرنا تھا اور اگر تم دس ہزار روپیہ چندہ لکھواتے اور تمہیں اسکی ادائیگی کی توفیق نہ ملتی۔ تب بھی تم نے چندہ ادا نہیں کرنا تھا۔ مگر چونکہ تم ارادہ رکھتے تھے۔ کہ تم دس روپیہ یا دس ہزار روپیہ سلسلہ کو ادا کرو۔ اس لئے تمہارے مر جانے کی صورت میں تمہارا

مخلصانہ ارادہ

ہی تمہارے عمل کا قائمقام بن جائیگا اور تمہیں اسی صف میں لا کر کھڑا کر دیگا۔ جس صف میں چندہ دینے والے کھڑے ہونگے۔ پس تصوّف کے لحاظ سے میرا مشورہ انہیں یہی ہے کہ وہ اپنے وعدوں میں کمی نہ کریں۔ بلکہ خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے پہلے حالات کے مطابق ہی چندہ لکھواتے رہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ

مغربی پنجاب

کے رہنے والوں میں سے بھی اگر کوئی شخص صرف دس روپے دینے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ دس ہزار روپیہ چندہ لکھوا دے۔ یہ تو دھوکا اور فریب ہوگا۔ اور ایسا شخص ثواب کی بجائے خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد ہوگا۔ میں جو کچھ کہتا ہوں یہ ہے کہ وہ مشرقی پنجاب کا دوست جسے اللہ تعالےٰ نے پہلے اس بات کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ کہ وہ زیادہ چندہ دے مگر اب اس کی جائیداد کھوئی گئی ہے۔ تو چونکہ کھوئی ہوئی چیز کے ملنے کا بہت امکان ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت کے مطابق وعدہ کرے پھر اگر وہ محنت اور کوشش اور عقل سے کام لیگا تو اللہ تعالےٰ اُسے اس وعدہ کو پورا کرنے کی ضرور توفیق عطا فرما دیگا۔ اور چونکہ اُس نے اپنے وعدہ میں اضافہ بناوٹ سے نہیں کیا ہوگا بلکہ اس بنا پر وعدہ کیا ہوگا جس بنا پر وہ ہمیشہ سے وعدہ کرتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اگر وہ اسی حالت میں مر جائیگا تو خدا تعالےٰ اس کے پرانے فعل اور پرانی کوشش کی وجہ سے اُسکے چندہ ادا نہ کرنے کے باوجود نہ صرف بلکہ اُس نے اپنی طرف سے ادائیگی کے لئے پوری کوشش اور جدوجہد کی ہو۔ اُسے

اتنا ہی ثواب

دیگا جتنا ثواب اُسے ادا کرنے کی وجہ سے ملتا تھا۔

مغربی پنجاب کے رہنے والے لوگ یا اُن علاقوں کے رہنے والے افراد جن پر وہ تباہیاں نہیں آئیں جو مشرقی پنجاب میں رہنے والوں پر آئی ہیں۔ اُن سے میں کہتا ہوں کہ وہ اپنے وعدوں کو حسب سابق پہلے سالوں سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور نئے سے نئے افراد کو تحریک جدید کا ممبر بنائیں۔ اس وقت بعض کاموں کی وجہ سے

سات لاکھ روپیہ کا قرض

تحریک جدید پر ہے جو درحقیقت جماعتی قرضہ ہے۔ بعض بوجھ تو ایسے ہیں جو ہماری اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہیں۔ یعنی بعض کوششیں تحریک جدید کا مال بڑھانے کے لئے کی گئیں مگر وہ اُلٹا ثابت ہوئیں اور روپیہ ضائع ہو گیا۔ اور بعض کوششیں اس لئے کامیاب نہیں ہو سکیں کہ ہمیں اچھے کارکن میسر نہیں آ رہے۔ مثلاً تحریک جدید کیلئے دس ہزار ایکڑ زمین خریدی گئی ہے اور یہ تنہری زمین ہے۔ اگر اس کی صحیح قیمت ڈالی جائے تو اس وقت کی قیمتوں کے لحاظ سے یہ زمین تیس لاکھ روپیہ کی ہے۔ بلکہ اگر ہمیں وہ قیمت مل جائے جو اس وقت پنجاب میں زمینوں کی ہے بلکہ اُس سے آدھی بھی مل جائے تو یہ

ایک کروڑ روپیہ کی جائداد

ہے۔ مگر ہمیں سمجھدار کارکن نہیں مل رہے اور اسوجہ سے آمد بہت کم ہوتی ہے۔ اتنی کم کہ جو رقوم پہلے ادا کرنی ضروری تھیں وہی مشکل ادا ہوتی ہیں۔ اگر صحیح طور پر کام کرنے والے مل جاتے تو اس زمانہ کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو سکتی تھی۔ بلکہ عام حالات میں بھی ایک لاکھ کی آمد بالکل یقینی ہے۔ مگر ابھی تک اس زمین کی وجہ سے ہمیں کوئی آمد نہیں ہو رہی بلکہ اتنی بھی نہیں ہو رہی کہ ہم اُسے آمد نہیں کہہ سکیں۔ صرف اتنا روپیہ آتا ہے جس سے ہم ٹیکس نہ دینے کی وجہ سے قرضے اور کچھ نئی قسطیں ادا کر سکتے ہیں۔ اتنی رقم نہیں آتی کہ ہم اُسے خزانہ میں جمع کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اچھے کارکنوں کی صورت میں اس آمد میں بہت کچھ اضافہ ہو سکتا ہے مگر مشکل یہی ہے کہ تجربہ کار اور محنتی کارکن جو آمد بڑھائیں وہ ہمیں ابھی تک میسر نہیں آئے۔

سندھ اور پنجاب کے حالات

بھی مختلف ہیں۔ سندھ میں مزارع زیادہ ہیں اور مالک کم ہیں۔ اسوجہ سے مزارع محنت نہیں کرتے اور پیداوار اتنی نہیں ہوتی جتنی ہونی چاہئے اور ان زمینوں سے اسکا ½ بھی نہیں ہوتی جتنی پنجاب میں ہوتی ہے۔ اس مہنگے زمانہ میں بھی وہاں اچھا مربعہ زمین ساڑھے تین سو چار سو روپیہ میں مل جاتا ہے جبکہ یہاں اچھا مربعہ زمین دو اڑھائی ہزار روپیہ میں ملتا ہے۔ گویا یہاں کی نسبت وہاں کی آمد چھ گنا کم ہے۔ مگر بہرحال وہ ایک جائیداد ہے اور کسی وقت اُس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اسوقت سلسلہ کا بار اٹھانے میں وہ کوئی مدد نہیں دے رہی۔ اس کے علاوہ سلسلہ کا مال بڑھانے کے لئے

بعض اور کوششیں

بھی کی گئی ہیں۔ مگر ابھی تک ان کوششوں میں پوری کامیابی نہیں ہوئی۔

بہرحال اس وقت تبلیغ کا کام اور قرضہ اتارنے کا کام سلسلہ پر اور سلسلہ کے مخلص افراد پر ہی ہے۔ گزشتہ سال جو تحریک کی گئی تھی۔ اس میں سے بھی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی وصولی ابھی باقی ہے اور بوجھ اُسی طرح ہے جسطرح پہلے تھا۔ گو ہندوستان سے باہر کی جماعتوں پر ہم زور دے رہے ہیں کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر بوجھ آپ اٹھانے کی کوشش کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بعض جماعتیں کسی صورت میں بھی اپنا بوجھ خود اٹھا نہیں سکتیں۔ مگر پھر بھی وہ امن کوشش میں لگی ہوئی ضرور ہیں اور بعض تو ایسی قربانی کر رہی ہیں جو ہندوستان کی جماعتوں کے لئے

ایک نمونہ

ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض کو یاد رکھتے ہوئے اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے تحریک جدید کے اس دور میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرے خصوصاً مغربی پنجاب اور ہندوستان اور پاکستان سے باہر کے لوگوں کو اس تحریک میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ اسکے علاوہ انکا یہ بھی فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے لئے نئے نئے نوجوان پیدا کریں اور اس طرح اس سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کریں۔

گذشتہ سال تحریک جدید کے دفتر دوم کا وعدہ ۵ ہزار کا تھا۔ مگر جہاں تک تحریک جدید کے اخراجات کا تعلق ہے وہ چار پانچ لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔ چار پانچ لاکھ کے مقابلہ میں ۵ ہزار کی آمد بہت ہی تشویش پیدا کرنیوالی ہے آج سے پانچ سال بعد تحریک جدید کا سارا بوجھ دفتر دوم پر ہی ہوگا۔ اور دفتر اول اس وقت تک فارغ ہو چکا ہوگا۔ اس لئے جب تک ہم

دفتر دوم

کو بھی چار پانچ لاکھ تک نہیں پہنچا دیتے اسوقت تک ہمیں پوری کامیابی میسر نہیں آسکتی۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوستوں، اپنے رشتہ داروں۔ اپنے واقفوں اپنے ہم علاقہ اور اپنے ہم عصر لوگوں کو تحریک کرے کہ ان میں سے جو لوگ اسوقت تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے وہ دفتر دوم میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور جو پہلے سے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل ہیں وہ زیادہ سے زیادہ خود بھی وعدہ کریں اور دوسروں کو بھی نمایاں اضافوں کیساتھ وعدہ کرنیکی تحریک کریں۔ خصوصیت سے دفتر دوم کو مضبوط کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ جو لوگ دفتر دوم میں شامل ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں جو دفتر سوم والوں کے لئے قابل رشک ہو۔ اور

دفتر سوم

والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں۔ جو دفتر چہارم والوں کیلئے قابل رشک ہو۔ اور دفتر چہارم والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں جو دفتر پنجم والوں کے لئے قابل رشک ہو اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے یہاں تک کہ قیامت تک یہ سلسلہ چلتا چلا جائے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کیلئے ایک مضبوط بنیاد ہمارے ہاتھوں سے قائم ہو جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر دفتر میں حصہ لینے والے لوگ خدا تعالیٰ کے حضور ثواب کے مستحق ہونگے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے دفتر اول میں حصہ لیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور بڑے

شامل ہونے والے لوگوں کے ثواب میں بھی شریک ہونگے کیونکہ دفتر اول میں شامل ہونیوالوں کا نمونہ دفتر دوم میں شامل ہونیوالوں کے لئے تحریک کا موجب بنا اور دفتر دوم میں شامل ہونیوالوں کا نمونہ دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کے لئے تحریک کا موجب ہوگا اور چونکہ ہر دفتر اگلے دفتر کے لئے

ارہاص اور تحریک

کا موجب ہوتا ہے اس لئے ہر دفتر میں حصہ لینے والا نہ صرف اپنے عمل کا اللہ تعالیٰ سے ثواب پائیگا۔ بلکہ دوسروں کے لئے نیکی کا نمونہ بن جانیکی وجہ سے اُن کے ثواب میں بھی حصہ دار ہوگا۔ اور چونکہ دفتر اول والوں نے اس تمام سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے اور دفتر اول پر بھی آئندہ کی ترقیات کی عمارت کھڑی ہونیوالی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک کے دفتر اول میں حصہ لیا ہے وہ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کی خوشنودی کے وارث ہونگے۔

بہرحال آج میں خدا تعالیٰ کے فضل پر توکل کرتے ہوئے اور اسکی رحمت اور کرم کی امید رکھتے ہوئے ایسے حالات میں جو بظاہر خراب معلوم ہوتے ہیں لیکن روحانی طور پر وہ بہترین حالات ہیں تحریک جدید کے چودھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ دنیا کی تباہی اور بربادی درحقیقت مومنوں کو آسمان پر لکھی ہوئی کامیابی کا ایک

الٹا عکس

ہوتا ہے جسطرح خواب میں اگر کسی شخص کو ہنستے دیکھا جائے تو اُس سے مراد اس کا رونا ہوتا ہے اور اگر کسی کو روتا دیکھا جائے تو اُس سے مراد اُس کا ہنسنا ہوتا ہے۔ اسی طرح خدائی جماعتوں پر بھی جو ابتلاء آتے ہیں وہ خوابوں کی طرح بظاہر ابتلاء ہوتے ہیں لیکن درحقیقت آسمان پر اُن کی

کامیابی کا بیج

بویا جاتا ہے اور اس کامیابی کا زمین پر جب الٹا عکس پڑتا ہے تو وہ ابتلاء کی صورت میں نظر آتا ہے تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ کاتب ہمیشہ سیدھی کتابت کرتا ہے۔ لیکن جب کاپی تیار پر لگائی جاتی ہے تو حروف الٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے بھی آسمان پر جب خدائی جماعتوں کی اچھی تقدیر لکھتے ہیں تو اس الٹی عقل کی دنیا میں اسکا الٹا عکس پڑ جاتا ہے۔ بظاہر اُن کی تباہی اور بربادی کے آثار نظر آتے ہیں۔ لیکن جب اُس پتھر پر کاغذ رکھ کر کاپیاں لگائی جاتی ہیں۔ اور جب یہی تباہیاں اور بربادیاں اپنا بیج پیدا کرتی ہیں تو ہر شخص اُن کاپیوں کو پڑھ کر اور اس بیج سے پیدا شدہ فصل کو دیکھ کر اُس

خوش قسمتی کا اندازہ

لگا لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کے انبیاء کی جماعتوں کیلئے مقدر ہوتی ہے۔ سو جو کچھ ہم تباہی اور بربادی دیکھتے ہیں یہ ایسی ہی ہے جیسے کتابت کے پتھر پر الٹے نقش آجاتے ہیں۔ آج لوگوں کو عیشک تباہی الٹی قسمت نظر آتی ہے۔ مگر جب اس پتھر پر کاپیاں لگائی جائیں گی تو وہ ایک ایسی خوشنما اور خوبصورت چھپی ہوئی کتاب کی صورت میں ظاہر ہونگی کہ جن لوگوں کو آج بُرا وقت نظر آتا ہے۔ اور جو ہماری تباہی اور بربادی کے خواب دیکھ رہے ہیں اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ حیران ہونگے کہ یہ کیسے نیک وقت کی تحریر تھی جس سے ایسی شاندار کتاب چھپی۔ زمیندار جب زمین میں اپنا بیج پھینک دیتا ہے تو ایک ناواقف اور زراعت کے اصول سے نابلد شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے۔ یہ کیسا احمق اور بیوقوف کسان ہے جس نے اپنا غلہ گھر سے اٹھایا اور زمین میں پھینک دیا۔ مگر جب وہی غلہ ایک ایک دانہ کی بجائے کئی کئی سو دانوں کی صورت میں اُگتا ہے

واپس لیتا ہے

تب اسے احمق اور بیوقوف قرار دینے والا اپنی غلطی کو محسوس کرتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح طریق وہی تھا جو کسان نے اختیار کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا نے ہمیں اٹھا کر زمین میں پھینک دیا ہے مگر ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کیا ہیں۔ ہم ایک ایسا بیج ہیں جو خدا تعالیٰ کے فارم کا بیج ہیں جو دنیا کی کھیتی میں ڈالا گیا۔ اگر لائل پور کا بیج اعلیٰ درجہ کا غلہ پیدا کرتا ہے۔ اگر سکرنڈ کے فارم کا بیج اعلیٰ درجہ کا غلہ پیدا کرتا ہے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ

خدا تعالیٰ کے فارم کا بیج

جب زمین میں پھینکا جائیگا تو وہ کیسی شاندار اور اعلیٰ درجہ کی کھیتی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

بیشک دنیا کی نگاہوں میں ہم مٹی میں ملائے گئے ہیں۔ مگر آسمانی فرشتوں کی نگاہ میں ہم ایک کھیت میں ڈالے گئے ہیں۔ اور ہم اس کھیت سے ایک دن ایسی شان اور عظمت سے نکلیں گے کہ دنیا کی نظریں ہمیں دیکھ کر حیران ہوں گی۔ اس کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور دشمنوں کے دل

مایوسی سے بھر جائیں گے

جیسے قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یعجب الزراع۔ خدا تعالیٰ کی بوئی ہوئی فصل ایسی شان کے ساتھ نکلتی ہے کہ بڑے بڑے اور بے دین لوگ تو الگ رہے خود بونے والے جنہوں نے یقین سے بویا تھا اسے دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور انکی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی فصل کہاں سے نکل آئی۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے مخلصین کی شاندار قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے مالی جہاد میں دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کی قربانیوں کا مطالبہ جماعت کے سامنے فرما چکے ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ پڑھا اسکے پڑھ لینے کے بعد ہر وہ شخص تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے اپنے گذشتہ سال کے وعدہ پر لازماً اضافہ کریگا۔ کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔

تحریک جدید کے جہاد میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اب خاندان نبوت کی دوسری فہرست اور دوسرے احباب کے اخلاص بھرے خطوط کا خلاصہ دیکر تحریک کی جاتی ہے کہ جن عزتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اس خلوص سے اپنے وعدے جلد سے جلد پیش حضور کریں

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضور کی آہ کی تحریک کے ماتحت سال چہارم دہم کے لئے اپنی طرف سے چھ سو روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہوں گذشتہ سالوں میں ہر سال پندرہ روپے اضافہ کرتا رہا ہوں۔ اس سال تو کلا علی اللہ پچیس روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ اسی طرح عزیزہ امۃ اللطیف سلمہا اللہ کی طرف سے تین روپیہ اضافہ کے ساتھ اٹھارہ روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ میرا چودھویں سال کا وعدہ چھ ہزار تحریک جدید ۶۳۴۵ قبول فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ میں جلدی کسی وقت دس سال والی ترتیب سے بھی بڑھ کر تحریک جدید کے چندوں کو پورا کر سکوں جو کہ میری نیت ہے۔ بھائی آصف محمود کا پہلے دس سال کا چندہ ادا ہو چکا ہے اب گیارھویں بارھویں تیرھویں اور چودھویں سال کا ۱۰-۱۵-۲۰-۲۵ کل ۷۰ کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔

۳۔ حضرت مرزا میاں مبارک احمد صاحب حضور نے جمعہ کے خطبہ میں تحریک جدید کے چودھویں سال کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈالے۔ اپنی طرف سے طیبہ بیگم سلمہا اللہ اور عزیز نجیب احمد صاحب کی طرف سے چودھویں سال کا ۳۱۳ کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمائیں۔ جزاک اللہ۔ گذشتہ سال ہم تینوں کی طرف سے ۳۱۳ تھا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

۴۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ چودھویں سال کا چندہ چالیس روپیہ قبول فرمائیں

۵۔ صاحبزادہ میاں عباس احمد خان صاحب گذشتہ سال میرا وعدہ ۳۹۷/ تھا جس میں سے ۱۸۴/ روپیہ ادا کر چکا ہوں۔ بعض مشکلات کی وجہ سے باقی رقم ابھی تک ادا نہیں کر سکا۔ جو جلد ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تحریک جدید کے چودھویں سال کے لئے ۵۰/ روپے کا وعدہ کرتا ہوں۔ بیگم صاحبہ امۃ الہادی کا پچھلے سال کا ۱۵۰/ تھا اس سال کے لئے ۳۰۰/ ہے۔ گذشتہ سال دفتر دوم میں جس نے عزیز عبدالصمد خان کی طرف سے ۱۲۵/ کا وعدہ تین سال میں تقسیم کر کے ادا کرنا تھا۔ آئندہ سال چہارم میں اس کی طرف سے ۳۰/ کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔ بالآخر حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ وکیل المال تحریک جدید۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

نماز باجماعت کی اہمیت

(مرتبہ۔ خورشید احمد)

لاہور ۲۸ ماہ نبوت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح اطال اللہ بقاہ و اطلع شموس طلعہ مجلس احباب میں رونق افروز ہوئے۔ ابتداء میں حضور نے اپنے خاندان کے ان افراد سے جو کل نماز مغرب میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ فرداً فرداً دریافت فرمایا۔ کہ وہ کل کیوں نماز میں شریک نہ ہو سکے بعض صاحبزادگان نے اپنی معذوریاں پیش کیں۔ اور بتایا۔ کہ وہ اوقات مختلف کاموں کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے۔ بعض نے خاموشی اختیار کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

اس کے بعد حضور نے نماز باجماعت کی اہمیت کے متعلق ایک پُر معارف تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جہاں تک عذرات کا سوال ہے۔ ہر شخص کوئی نہ کوئی عُذر پیش کر ہی سکتا ہے لیکن بغیر کسی خاص ضرورت کے نماز کے وقت باہر جانا ایک غیر معقول عُذر ہے۔ اسلئے کہ جس طرح اور کام ہوتے ہیں۔ اسی طرح نماز بھی ایک کام ہے۔ لیکن یہ کام اور کاموں سے زیادہ ضروری اور اہم ہے۔ اگر کبھی کبھار کسی خاص وجہ سے غیر حاضر ہونا پڑے۔ تو یہ اور بات ہے۔ لیکن اگر غیر حاضری روزمرّہ کا دستور بنجائے۔ تو اُس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کہ دیگر کاموں کو نماز سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ حالانکہ مومن کو اپنے کاموں کا پڑہ گرام بناتے ہوئے اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ نماز کے وقت تک ان سے فراغت حاصل ہو سکے۔

یہ خیال کرنا بھی غلط ہے۔ کہ یہ کمرہ مسجد نہیں ہے۔ اسلئے مساجد کے متعلق جو احکام ہیں۔ وہ اُس پر چسپاں نہیں ہوتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے ساری زمین ہی مسجد بنا دی گئی ہے جس جگہ بھی نماز باجماعت ادا کی جائے۔ وہ مسجد ہے۔ گو وہ عارضی طور پر ہوگی۔ لیکن دنیا میں سوائے خدا کے اور کتنی چیزیں ہیں جو عارضی نہیں! سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ جن کا زمانہ قیامت تک ہے۔ باقی سب انبیاء کے دور بھی ایک خاص زمانہ تک چل کر ختم ہو گئے۔ لیکن بہر حال ان کے زمانوں میں ان کا ماننا ضروری تھا۔ اور ان کا انکار جُرم تھا۔ ان کے زمانوں کے عارضی ہونے کی وجہ سے انکی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ پس محض عارضی ہونا کسی کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ ہم مساجد کی اصل غرض کو اپنے سامنے رکھیں۔ مساجد میں اگر نماز باجماعت ادا کرنے سے جہاں نماز کا ادب احترام اور اسکی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ وہاں اس سے ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے کی تکلیف سے واقفیت تو تبھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ مسلمان تعہد کے ساتھ ہر حالت میں گرتے پڑتے مسجد میں نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے کاموں کا نقصان کر کے بھی مسجد میں پہنچیں اگر ایسا ہو۔ تو میرے مثلاً اگر کسی دن زیادہ نماز پڑھنے کیلئے نہ آئے۔ تو باقی نمازیوں کے دل میں خود بخود یہ احساس پیدا ہو جائے گا۔ ضرور وہ کسی ایسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ آ نہیں سکا۔ ورنہ تھوڑی بہت مصیبت میں تو وہ ضرور آجاتا۔ صحابہ میں یہی طریق تھا۔ کہ اگر کوئی نماز کیلئے نہ آتا۔ تو وہ اُسکی عیادت کرنے چلے جاتے۔ کیونکہ انہیں یقین ہوتا۔ کہ وہ ضرور کسی سخت مصیبت کی وجہ سے نماز کے لئے نہیں آسکا۔ لیکن ہمارے ہاں چونکہ معمولی معمولی عذرات سے مسجد سے غیر حاضر ہونے کی عادت پڑ گئی ہے اسلئے اوّل تو نمازیوں کو بھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ فلاں شخص جو روزکی کسی مصیبت کی بنا پر نہیں آسکا۔ اور دوسرے اگر وہ یہ خیال کریں بھی اور غیر حاضر ہونے والوں کی عیادت کے لئے جائیں تو عام طور پر وہ انہیں اچھے بھلے ہی پائیں گے نماز باجماعت کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اندھے کو بھی گھر پہ نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ اور اُسے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے گھر تک اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر تمہیں ضرور مسجد میں آکر نماز ادا کرنی چاہیئے۔ جب ایک اندھے کیلئے بھی مسجد میں آنا ضروری ہے تو جو شخص جوان ہے۔ مضبوط ہے اور جسے کوئی ایسی بیماری نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ مسجد میں آکر نماز نہ پڑھے۔ بجائے اس کا طرزِ عمل تو یہ ہونا چاہیئے کہ وہ تہجد کو بھی ویسا ہی ضروری سمجھے جیسا کہ نماز کو۔ نماز چونکہ انسان دکھاوے کے لئے یا عادتاً بھی پڑھ لیتا ہے۔ اسلئے ذکر الٰہی کی اصل اہمیت اور عظمت نماز تہجد سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جو رات کو لوگوں سے چھپ کر ادا کیجاتی ہے۔

فرمایا۔ آخر ہمارا سلسلہ دین ہی کے لئے قائم ہوا ہے نہ کہ دنیا کے حصول کیلئے یہ کالج اور یہ سکول وغیرہ جو ہم نے قائم کئے ہیں۔ یہ تو اصل مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ان کا مقصد دنیاوی تعلیم دینا نہیں ہے۔ یہ مقصد تو ہم دوسرے سکولوں اور کالجوں سے بھی حاصل کر سکتے رہتے۔ ہمارا مقصد اپنے سکول اور اپنے کالج کا الگ ہے۔ کہ ہمارے لڑکے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس میں دینی تعلیم بھی حاصل کر لیں۔ پس ہمارا اصل مقصد دین ہے اور دین میں نماز روزہ اور ذکر الٰہی ہی اصل چیز ہے۔ اگر ہم اس میں سستی کریں۔ تو ہم کبھی بھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔

حضور نے اپنے خاندان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ نماز باجماعت ادا کرنے کے معاملہ میں ہمارے خاندان میں بھی کچھ سستی پائی جاتی ہے۔ ہمارے خاندان کے جو افراد نماز کے لئے آتے بھی ہیں۔ وہ بالعموم اسوقت آتے ہیں۔ جب میں نماز کے لئے آجاتا ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسوقت قریباً سب سے پچھلی صفوں میں سے کھڑے ہو کر جواب دیا ہے حالانکہ جہاں امام کے لئے بعد میں آنا ہی مناسب ہے تاکہ نمازی اکٹھے ہو جائیں۔ وہاں مقتدیوں کے لئے جلد آنا اور پہلی صفوں میں بیٹھنا موجب ثواب ہے لیکن شاید ہمارے بچے سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمارا باپ امام ہے۔ اسلئے ہم بھی امام بنا گئے ہیں۔ اور ہمارے لئے پہلے آکر اگلی صفوں میں بیٹھنا ہمارے وقار کے خلاف ہے حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پہلی صف میں بیٹھنے والے کو ایک اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے۔ دوسری صف میں بیٹھنے والے کو ایک گائے اور تیسری صف میں بیٹھنے والے کو ایک بکری اور چوتھی صف میں بیٹھنے والے کو ایک مُرغی کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے لہٰذا بیٹھے ثواب کو محض فرقی وقار کی خاطر چھوڑنا نکبر نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت علی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے تھے لیکن آپ کے متعلق تو ہم حدیثوں میں یہی پڑھتے ہیں۔ کہ آپ پہلی صف میں آکر بیٹھا کرتے تھے۔ پس ہمارے خاندان کے افراد کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے نقش قدم پہ چلنا چاہیئے۔ اور تعہد کیساتھ نماز باجماعت ادا کرنے اور پہلی صفوں میں آکر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا ہمارے خاندان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا ہے ان پر دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں اپنے آپ کو دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنانا چاہیئے۔ اگر ان میں سے کوئی کمزوری دکھاتا ہے۔ تو وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے۔ گو جو شخص کسی بزرگ کی اولاد کو نمونہ قرار دیتا ہے۔ اور اُس کی کمزوری کو بطور مثال پیش کرتا ہے۔ وہ بھی مجرم ہے کیونکہ بیٹے سے اور اولاد سے دین کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بیٹے کی کمزوری اور بے دینی سے دین کی صداقت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن چونکہ کمزور اور احمق لوگ زیادہ سوچنے اور سمجھنے کی تکلیف نہیں کرتے۔ اس لئے وہ زید یا بکر کی کمزوری کو دیکھ کر ہی اسے دلیل بنا لیتے ہیں۔ اس طرح وہ کمزوری ان کے ایمانوں کو ضائع کرتے اور ان کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہے۔ پس انبیاء اور اولیاء کے خاندانوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ بوجھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جہاں لوگوں کی یہ غلطی اور بدقسمتی ہوتی ہے۔ اگر وہ ان خاندانوں کے کسی فرد کی کمزوری کو دلیل قرار دیتے۔ وہاں ان خاندانوں کے افراد بھی مجرم ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنا نمونہ درست نہ رکھیں پس اپنے آپ کی اصلاح کرو۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔ اور دین کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کہ اس کے بغیر روحانی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اہل حدیث کی طرح بالکل ہی متشدد بن جاؤ۔ اور ظاہر داری کو ہی اصل چیز سمجھ لو یہ بھی غلط اور بیہودگی ہوتی ہے۔ کبھی کبھار انسان معذور بھی ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ مجبوری کی بنا پہ نمازوں سے غیر حاضر بھی ہونا پڑتا ہے لیکن یہ چیزیں کبھی کبھار ہی ہوتی ہیں۔ بالعموم انسان کو دین کے تمام احکام میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ معذوری کو قانون بنا لینا بھی بے دینی ہے۔

قادیان کی ڈاک

معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کو بذریعہ ڈاک خطوط بھجوائے جا سکتے ہیں۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں نے قادیان بھجوانے کے خطوط ۱۵/۱۴ سے لیکر ابتک دفتر میں دائیں دیئے ہیں۔ وہ واپس لیکر ٹکٹ لگا کر سپرد ڈاک کر دیں تا مزید تاخیر نہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ خطوط میں صرف ذاتی امور ہوں سیاسی یا فرقہ وارانہ امور کی طرف اشارہ تک بھی نہ ہو۔

اسی طرح الفضل اپنے طور پر بھی قادیان نہ بھجوایا جائے۔

درخواست دعا: خانساماں کے والد مکرم بابو غلام علی صاحب سخت بیمار ہیں مبتلا ہیں اور تکلیف ۱۴ بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار نور خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پانچ حکومتوں کی کمیٹی کا قیام)

اتحادی اقوام نے فلسطین کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کر دیا

جنرل اسمبلی میں رائے شماری

نیویارک یکم دسمبر۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو عرب اور یہودی حکومتوں پر مشتمل دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کر دیا

۵۷ ممالک کے نمائندوں نے اس تقسیم کے خلاف اور ۳۳ ممالک کے نمائندوں نے اس کے حق میں ووٹ دیئے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں نے عرب حکومتوں کا ساتھ دیتے ہوئے تقسیم کے خلاف ووٹ دیئے۔

تقسیم فلسطین کے سلسلے میں آواز شماری ہونے کے بعد تمام عرب نمائندوں نے باری باری اٹھ کر اعلان کیا کہ عرب حکومتیں اس فیصلہ کو ہرگز منظور نہیں کریں گی۔

آزاد فوج نے کوٹلی کے اہم مورچے پر قبضہ کر لیا

اب ہماری فوجیں کوٹلی سے آگے دس میل تک نکل گئی ہیں

پرسوں کیم دسمبر۔ کشمیر کی آزاد حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ آزاد فوجوں نے جموں کو کوٹلی کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر جموں کے ضلع میرپور میں ہندوستانی فوج کا اہم مرکز تصور کیا جاتا تھا۔ ہندوستانی فوج ۱۲۰ شین اور بے شمار اسلحہ اور گولہ بارود وہیں چھوڑ کر شہر سے فرار ہو گئی۔ راشن کے خوردنی کی کافی مقدار بھی اس جگہ آزاد فوجوں کو حاصل ہوئی ہے۔

آزاد فوج نے کوٹلی میں مقیم غیر مسلموں کے لئے فوراً ایک حفاظتی کیمپ کھولدیا ہے۔ اور انہیں مال و جان کی حفاظت کا پورا یقین دلایا ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آزاد فوج ہندوستانی فوج کا تعاقب کرتے ہوئے کوٹلی سے دس میل آگے ڈونگی کے مقام تک پہنچ گئی ہے۔

ہندوستانی طیاروں نے پلندری کے مقام پر آزاد فوج پر اور شہریوں پر گولہ باری کی۔ آزاد فوج نے جوابی طور پر ان طیاروں پر فائر کئے۔ تو وہ فرار ہو گئے۔

مسلم لیگ کیخلاف حکومت یو۔پی سخت کارروائی کرنا چاہتی ہے

لکھنؤ یکم دسمبر۔ مسٹر اسامی کھیر صاحب وزیر حکومت یو۔پی نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ مسلم لیگ کی حرکات کو غور سے دیکھ رہی ہے اور بے لاگ تحقیقات کے بعد فیصلہ کرے گی۔ نامہ نگار کھیر نے انکشاف کیا کہ جلد ہی تمام صوبے میں ان لوگوں کی تلاشیاں شروع کر دی جائیں گی اور گورنمنٹ ایسے قوانین کا نفاذ کرنے والی ہے۔ جس کی رو سے جو مسلمان پاکستان کی طرف مراجعت کر گئے ہیں۔ ان کو شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کھیر نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنے لئے جائیداد لینے یا نہ لینے اور دکانیں کی بیع وشری کرنے کی پوری آزادی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ گورنمنٹ فی الحقیقت مسلم لیگیوں کے لائسنس رائفل بھی ضبط کر لیگی۔ نامہ نگار مذکور کہتا ہے۔ کہ وزیر موصوف نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ حکومت یو۔پی سید کے رنگ کو بھی خرقہ دار اور ارتجاعیت خیال کرتی ہے کیونکہ حکومت کو جو رپورٹیں پہنچی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ خرقہ دارانہ فسادات میں انہوں نے سرگرم عملی حصہ لیا ہے۔ سائرنہ کو وہ جماعت کے لیڈر دانش اور اس کے خلاف ثبوت بہم پہنچانا چاہیں۔ تو ان کو اجازت دی جائے گی۔

عربوں کی اکثریت والے علاقہ میں یہودیوں کو خطرات

جنرل اسمبلی کو تقسیم فلسطین کا کوئی اختیار نہیں

فلشنگ میڈوز نیویارک ۳۰ نومبر۔ گذشتہ رات کے تاریخی فیصلہ کے بعد جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے عرب حکومتوں کے نہایت سخت احتجاج کے باوجود فلسطین کو عرب اور یہودی دو علاقوں میں تقسیم کے متعلق کیا ہے۔ اب اقوام متحدہ کے سامنے یہ سوال درپیش ہے۔ کہ عربی علاقہ میں اس فیصلہ کا نفاذ کس طرح کیا جائے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اقوام یونیو یا۔ زیکوسلواکیہ یوناگ یا۔ یوگوسلاویہ اور فلپائن کے نمائندوں کی تقرری کہاں ہے۔ جنکو فیصلہ کی تعمیل کرانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے اعلیٰ حکام نے کہا ہے۔ کہ جونہی ان کی تقرری ہو جائے گی۔ ان کو کافی عملہ کے ساتھ فلسطین روانہ کر دیا جائے گا واقف کار حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس کمیشن کا ہیڈ کوارٹر تل ابیب میں رہے گا۔ جہاں یہودی دفاعی فوج سے تعلق رکھنے کی امید ہے۔ تاکہ یکم اگست ۱۹۴۸ء کو عرب برطانیہ خالی کرے۔ تو واقعی طور پر اختیارات سپرد کئے جا سکیں۔

کمیشن کا ایک کام یہ بھی ہوگا۔ کہ وہ مختلف یہودی فضلیات سے تعلق رکھے۔ تاکہ بلیان میں جو ابتدائی حکومت کی شکل رکھی گئی ہے۔ اس کی اس رکھی جا سکے چونکہ عربوں نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ کمیشن کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔ اس لئے غالباً وہ عبوری حکومت خود برپا کرنے اور اپنا ہیڈ کوارٹر تل ابیب میں بنائیں گے۔ اور جس قدر ممکن ہو سکا فلسطین کے زیادہ سے زیادہ علاقہ پر قبضہ جمانے کی کوشش کریں گے۔

اگرچہ ساحلی میدان میں یہودیوں کے غلبہ میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ مگر یہاں کے ماہرین کی رائے ہے۔ کہ سفاد اور طبریہ جیسے علاقوں میں بھڑیوں کا خطرہ ہے۔ جہاں عربوں کی اکثریت ہے۔ عراق اور مصر کے یہودیوں کی تقدیر بھی مخدوش نظر آتی ہے۔

آج عرب نمائندوں نے ایک اجلاس کر کے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے۔ کہ ہم نے بار بار یہ بتا دیا ہے۔ کہ نہ تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور نہ کسی اور تنظیم کو کسی قسم کا حق حاصل ہے۔ کہ فلسطین کو تقسیم کرے۔ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ تقسیم فلسطین ان اختیارات سے باہر ہے جو اقوام کو منشور نے دیئے ہیں۔ جو واحد چیز ہے جس کی رو سے اقوام متحدہ کو کوئی اختیارات حاصل ہوتے ہیں ہم بالقرار صلح بیان کرتے ہیں۔ کہ تقسیم کے حق میں جو ووٹ اثر سے ووٹ لئے گئے ہیں جس کی وجہ سے فیصلہ بالکل ناجائز ہو جاتا ہے (یو۔پی)

چنانچہ مسٹر ریاض احمد اور اس کے بھائی مسٹر ریاض محمد خان اور اس کے تین بیٹے ناجائز اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیئے ہیں۔ (یو۔پی)

تحریک کشمیر میں حصہ لینے کا ثبوت دینا ہے

کراچی یکم دسمبر۔ [illegible] کشمیر میں حصہ لینے کا ثبوت دینا ہے۔ لوگ کثرت سے [illegible] ہیں جن میں [illegible] کے موروثی [illegible] بھی شامل ہیں۔ [illegible] تک [illegible] (یو۔پی)

پاکستان تقسیم فلسطین کے فیصلے کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں

پاکستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خان کا بیان

نیویارک یکم دسمبر۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو تقسیم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر رائے دہی کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔

پاکستان اس فیصلہ کی کوئی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چنانچہ فلسطین کی نئی حد بندی کا فیصلہ کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ پاکستان اس میں حصہ نہیں لے گا

سر محمد ظفر اللہ خان نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ کئی ممالک نے پہلے تجویز کے خلاف رائے دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن بعد میں دباؤ نے مختلف طاقتوں کی طرف سے دباؤ ڈالنے کی وجہ سے اپنی رائے بدل لی۔

سندستانی نمائندہ نے بھی ایک بیان میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس فیصلہ کو انصاف کے منافی قرار دیا۔

دونوں مصری اخبار نویس والیس مصر جا رہے ہیں

اسلامی ممالک پر مشتمل چھوٹا بلاک بنانے کی تجویز

مصری اخبار نویسوں کے اعزاز میں دعوت

کراچی یکم دسمبر۔ آج اخبار نویسوں کی ایسوسی ایشن نے مصر کے مشہور اخبار نویس مسٹر عبدالقادر حمزہ اور ادارہ الصلاح الشعادی کے اعزاز میں دعوت دی جس میں سردار عبدالرب نشتر وزیر رسل و رسائل مسٹر فضل الرحمن وزیر تعلیم۔ اور مسٹر جوگندر ناتھ منڈل وزیر قانون نے شرکت کی۔

مسٹر الطاف حسین نے اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ افغانستان۔ ایران عرب۔ ترکی شمالی افریقہ اور پاکستان کے تمام اسلامی ممالک کا ایک نہایت مضبوط اسلامی بلاک قائم ہو سکتا ہے جو دنیا کا چھٹا بڑا عظیم ہوگا۔

مسٹر صالح الشعادی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کو اسلامی ممالک سے زیادہ سے زیادہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ اب کچھ عرصہ سے مسلمانان ہند کے متعلق مصر میں بہت غلط فہمیاں موجود تھیں لیکن وہ اب بہت حد تک دور ہو گئی ہیں۔ مسٹر عبدالقادر حمزہ نے کہا۔ ہم والیس مصر جا کر وہاں کے عوام کو پاکستان کے صحیح حالات سے آگاہ کریں گے۔ اور انہیں بتائیں گے۔ کہ اسلام کو کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔

پاکستان نے تقسیم فلسطین کیخلاف ووٹ دیا

نیویارک یکم دسمبر۔ مسٹر محمد یعقوب نمائندہ اقوام متحدہ کے پاکستانی وفد کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے آج برسٹرنن کراچی روانہ ہو گئے ہیں تقسیم فلسطین پر بحث کرتے ہوئے آپ نے کہا ہے کہ ہمارے دل غمگین ہیں مگر ہمارے ضمیر بے داغ ہیں۔ ہمارا فیصلہ کو خلاف قانون ناقابل عمل اور اخلاقی معیار سے گرا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ہم نے خاص کر اس بات کو محسوس کیا ہے۔ کہ مختلف نمائندوں کو اپنی منتخب رائے اور ضمیر کے خلاف مجبور کیا گیا ہے۔ بعض نمائندے کہتے تھے۔ جنہوں نے پہلے تقسیم کی مخالفت کی تھی۔ یا غیر جانبدار رہے تھے۔ مگر آخری ووٹ کے وقت ان پر اتنا دباؤ ڈال کر رائے تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ ایک نہایت افسوسناک شاخسانہ ہے۔ جو مستقبل کے لئے کوئی اچھا نتیجہ نہیں ہے۔ پاکستان نے عربوں سمیت تقسیم کے خلاف ووٹ دیا۔ (یو۔پی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے مقدس شہر پر حملہ۔ انتہائی بربریت کا مظاہرہ ہے۔ افریقہ سے پنڈت نہرو کو تار۔ تقسیم فلسطین کیخلاف عرب ممالک کا احتجاج

وزیراعظم مغربی پنجاب کی سرکاری ملازموں کو ہدایات

لاہور یکم دسمبر۔ آج ایک پیغام میں مغربی پنجاب کے وزیراعظم نے سرکاری ملازمین کو ہدایات کی ہیں۔ کہ وہ ہفتہ میں ایک بار پبلک کے افراد کے ساتھ ملتے رہیں۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ یہ طریقہ فائدہ مند ترین اظہار ہے۔ اس تبدیلی کا جو آزادی کے حصول کی وجہ سے ہونی چاہیئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ مثلاً ایک دن اتوار کو دو یا تین گھنٹے ایسے کھلے اجلاس کے لئے وقف کریں جس میں ہر کوئی اپنی شکایات کا بے دھڑک اظہار کرنے کا مجاز ہو۔ اگر افسر مسلمان ہو۔ تو مسجد میں جمعہ کی نماز میں سب کے ساتھ شمولیت کے ذریعہ اس کا حیا ناہمت مفید ثابت ہوگا۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ افسروں کو حوام پر حکم چلانے کی بجائے ان کی رہنمائی کرنی چاہیئے کیونکہ اب وہ عوام کے خادم ہیں۔ نہ کہ کسی اجنبی حاکمیت کے ایجنٹ۔ انہیں پبلک کے حقیقی خادموں کا سا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ وزیر اعظم نے تنبیہاً یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو افسر غلط کاریوں کا مرتکب ہوگا۔ اس کی بھی ویسی ہی طرح گوشمالی کی جائے گی۔ لیکن جن لوگوں نے مسلم لیگ کی جنگ آزادی میں حصہ لیا ہے۔ اور اپنی جانیں لڑائی میں۔ ان کے سپرد ذمہ داری کے کام کئے جائیں گے۔

انجمن مجاہدین کراچی کی قرارداد

کراچی یکم دسمبر۔ پرسوں شام کو جمعیت مجاہدین کا ایک جلسہ علامہ عزیز سندی کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل مضمون کی مختلف قراردادیں پاس کی گئیں ہیں۔

موجودہ حکومت کو خارجی نقصور کر کے پاکستان آئین ساز اسمبلی جلد بلائی جائے۔ دوم آل انڈیا مسلم لیگ کی جگہ پاکستان مسلم لیگ بنائی جائے۔ سوم اردو کو پاکستان کی سرکاری زبان مقرر کیا جائے۔ چہارم۔ جو مسلمان خوشی سے تحریک کشمیر میں حصہ لینا چاہیں انہیں روکا نہ جائے۔ پنجم۔ برطانوی اس حکومت کے ساتھ کئے ہوئے معاہدوں پر تعصبات نہ رکھے جائیں۔ ششم۔ حکومت سے پرزور درخواست کی گئی۔ کہ وہ مندرجہ بالا باتوں کو عملی جامہ پہنائے۔ (ر۔ پ)

مسلم لیگ کو توڑنا نہیں چاہیئے (شاہ محمد عبدالحمید قادری)

لندن یکم۔ دسمبر۔ مولانا شاہ محمد عبدالحمید قادری صدر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے ایک ملاقات کے دوران میں سرحد و آبادیوں میں جو قابل افسوس واقعات ابھی تک ہو رہے ہیں۔ ان پر خیالات ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوستان کے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ وہیں جما رہے جہاں ہے خواہ کتنا ہی خطرہ ہو۔ اور اپنے مذہبی اقتصادی اور سیاسی اغراض کی پاسداری کرے۔ جو ہندوستان کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ وہ خودکشی کا طریقہ اختیار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلمان خواہ ایک قوی اعتقاد رکھے یا وہ قومی وہ ہر حال مسلمان ہی رہے گا۔ ان باتوں پر اب جھگڑا فضول ہے۔ ہم اگر مسلمان ہیں تو ان کو بھی دوسرے ہندوستانیوں کی طرح سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کا ارتکاب کریں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلم لیگ کو اسی طرح قائم رہنا چاہیئے۔ جیسی کہ اب ہے۔ کیونکہ یہی ایک اسلامی تنظیم ہے۔ جس پر ہر جماعت کے مسلمانوں کو اعتماد حاصل ہے۔ کوئی خیال میں ضروری ہے۔ کہ تقسیم کے مدنظر اس کے قوانین میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کر لینی چاہیئے۔ جس طرح ہندو نیشنل نے پاکستانی میں وفاداری کا عہد کیا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں نے بھی ہندوستان سے وفاداری کا عہد کیا ہے۔ اور انتہا ہی کافی ہے۔ اس سے زیادہ اس معاملہ کو نہیں بڑھانا چاہیئے۔ (ر۔ پ)

پناہ گزینوں کی آبادی کیلئے پروگرام

لاہور یکم دسمبر۔ ایک اخباری بیان کے مطابق کرنال سے آنے والے پناہ گزینوں کو گوجرانوالہ، شاہ پور، جہلم، مظفر گڑھ اور راولپنڈی میں بسایا جائے گا۔ سانگلے ہل، گجرات، شاہ پور، راولپنڈی، جہلم، اٹک اور میانوالی بھیجے جائیں گے۔ چیلیانوالہ سٹیشن سے آنے والے گجرات، شاہ پور اور راولپنڈی میں اور ٹیلہ اور ضلع سے آنے والے اٹک میں، لودھراں، ملتان، ساہیوال کے لوگ جھنگ میں۔ رہتک سے آنے والے لوگ مظفر گڑھ، منٹگمری اور ڈیرہ غازی خان۔ گڑگانواں والے لوگ میاں والی، مظفر گڑھ، منٹگمری اور ڈیرہ غازیخاں اور سیتل اور کرنال کے لوگ میانوالی بسائے جائیں گے۔ (ر۔ پ)

فیلڈ مارشل آچنلیک کراچی پہنچ گئے

کراچی یکم دسمبر۔ آج نئی دہلی سے سپریم کمانڈ ڈاکٹر میں فیلڈ مارشل سر کلاڈ آچنلیک مع عملہ اور اپنے بچوں کے اٹلی جانے کے لئے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ہمسی ایڈیٹر پریس کو بتایا۔ کہ آپ فوج سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ اور اٹلی رخصت پر جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں کب تک اٹلی میں رہیں۔ جب پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ ہندوستان اور پاکستان تشریف لائیں گے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ میرا ارادہ ہے کہ اٹھارہ سال کے بعد میں لمبی رخصت پر ہندوستان آؤں گا۔ (ر۔ پ)

ریاست حیدرآباد سے قیمتی دھاتوں کی برآمد ممنوع

حیدرآباد ۳۰ نومبر۔ ایک پریس نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نظام حکومت نے سونا چاندی، تانبا، زنک، بکل، پائسی اور قیمتی دھات کی خواہ کوئی بھی شکل و صورت ہو برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ (ر۔ پ)

مجلس اتحاد المسلمین کا اظہار اطمینان

حیدرآباد یکم دسمبر۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اپنی مسرت کا اظہار اطمینان کیا۔ جو حکومت نظام اور ڈومینین یونین کے درمیان ہوا ہے۔

آپ نے کہا۔ اس سمجھوتے سے حقوق نظام کی حیثیت اور ریاست کی آزادی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اب آئندہ ایک سال کے عرصہ میں ہمیں (اتحاد المسلمین) کو منظم ہو جانا چاہیئے۔ کہ ریاست کو اندرونی یونین میں شامل کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو کر رہ جائیں۔

کلیمز کمیشن ۳۰ نومبر کو ختم ہو گیا

راولپنڈی ۳۰ نومبر۔ مسٹر ڈی آف ڈیفنس پاکستان راولپنڈی کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ کلیمز کمیشن جو اب تک فوجی گاڑیوں کے ذریعے حادثات کا شکار ہونے والے شہریوں کے لئے معاوضہ کی رقم کے مطالبات پورا کرتا رہا اور اسی قسم کے دوسرے نقصانوں کی تلافی کرنے کے کام میں لگا ہوا تھا ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کو اپنا کام ختم کر چکا ہے۔

وہ نقصان جو چوٹ جو فوجی گاڑیوں کے حادثے کے نتیجے میں آئی ہے۔ یا وہ چوٹ جو فوج کے بھگدڑی سپاہی یا ہوائی فوج کے کسی غلطی کی وجہ سے آئی ہے۔ اس کے معاوضے کے لئے درخواستیں آئندہ (وقوع حادثہ کی تاریخ سے) چھ ماہ کے اندر اندر سب سے قریب والے ایریا یا ایریا ہیڈ کوارٹر یا اسی کے برابر کے نیول یا ائیر فورس ہیڈ کوارٹر کو بھیجی جانی چاہئیں جو درخواستیں ایک سال گزر جانے کے بعد بھیجی جائیں گی۔ ان پر غور نہیں کیا جائیگا۔

مندرجہ بالا قسم کے معاوضوں کے لئے تمام درخواستیں جو کلیمز کمیشن ڈسٹرکٹ، مسٹروں کو بھیجی جا چکی ہیں سائرن کے بارے میں ابھی تک حتمی طور پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ان پر بھی آئندہ ایسا اور سب ایسا ہیڈ کوارٹروں ہی میں غور کیا جائیگا۔

شیخ عبدالقادر کو سپریم کمانڈر کو

نئی دہلی یکم دسمبر۔ آج شیخ محمد عبداللہ نے سپریم کمانڈر کو دیدیا ہے۔ (ر۔ پ)

تقسیم فلسطین پر عرب ممالک کے نمائندوں کا اعلان حق

امیر فیصل (سعودی عرب) "ہمیں آس تھی کہ انصاف کیا جائے گا۔ ہمیں امید تھی۔ کہ باہمی مفاہمت کی مستحکم بنیاد ہوگی۔ جس کی قرارداد نے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ بڑی طاقتوں نے چھوٹی طاقتوں پر جبر دباؤ ڈالا ہے۔ ہمیں معلوم ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر سعودی عرب اعلان کرتا ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کی پابند نہیں ہے۔ ہم اپنے آئندہ عمل میں بالکل آزاد ہوں گے"

فضل جمالی (یمن) "ہمیں اس بات کی امید تھی۔ آج ہمارا اتحاد جیت ہو گیا ہم نے چارٹر کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ فیصلہ امن، انصاف اور جمہوریت کی جڑ کاٹنے والا ہے"

شہزادہ سیف الاسلام (یمن) "میری حکومت اس فیصلہ سے بری الذمہ ہے"

امیر عادل ارسلان (شام) "یہ ہمیشہ دستور رہا ہے۔ کہ آدمی مینے قاتل کے منہ پر کھری کھری سنے ہیں چونکہ ہم اس کہنا ہوں۔ کہ چارٹر کو قتل کیا گیا ہے۔ آپ سب جانتے ہیں۔ کہ قاتل کون ہیں۔ میرا ملک ایسے فیصلے کو کبھی تسلیم نہیں کریگا ہم ایسے فیصلہ کی ذمہ داری نہیں لیں گے نتائج کی ذمہ داری حکومت کے کندھوں پر ہوگی۔ ہمارے کندھوں پر نہیں ہوگی

صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah